Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم تبصرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ شوال ۱۳۹۹ھ، ۳۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش، ۳۰ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا مظلوم کی دعا اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں

صبر کرو اور انتقام کا خیال دل میں نہ لاؤ انتقام لیتے لیتے انسان ظلم تک پہنچ جاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

۱۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ ۗ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۸)

ترجمہ:- اور جو لوگ مومن ہیں اور انہوں نے نیک (اور مناسبِ حال) عمل کئے ہیں وہ انہیں ان (کے اعمال) کا اجر پورا (پورا) دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

۲۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّہِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْہَادُ ہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ ۚ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (ہود آیت ۱۹)

ترجمہ:- اور اس سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور تمام گواہ کہیں گے (کہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سنو! ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَہٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے ظلم کرتے ہوئے کسی کی ایک بالشت زمین بھی چھین لی اسے سات زمینوں جتنا طوق پہنایا جائے گا۔

۲۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..... وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہُمَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی پکار سے خوف کر (بچ) کیونکہ اس کی دعا اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"موٹے موٹے گناہوں کو تو جانتے ہو ان سے بچو۔ چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، کسی کا مال یا زمین نہ دباؤ، جھوٹ مت بولو، شرک مت کرو......"

"...... صبر کرو یہ وقت صبر کا ہے جو صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے۔ انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے۔ اسی طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۶ ص ۳۲-۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ضرورت لیڈی ڈاکٹر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے زنانہ مریضوں کو بے حد دقت ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کے خواہش مند ڈاکٹروں سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اپنی خدمات پیش کریں۔

خاکسار
(لطیف احمد قریشی)
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

میرے خالہ زاد بھائی غلام محمد ساکن لمبانوالہ کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے
(عبد المجید کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

اخویم محترم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن جو فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل کلینک کے انچارج ہیں گزشتہ دو تین ہفتوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا آپ اپنے طبی فرائض حسب سابق ادا کر سکیں۔

محمد سعید انصاری
استاذ الجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

ہر صاحبِ نصاب احمدی پر فرض ہے۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ شوال ۱۳۹۹ھ
۳۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۳۰ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عظیم الشان قرآنی صداقت اور ہمارا فرض

روزنامہ الفضل بابت ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۸ پر وکالت تبشیر کے توسط سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس رُوح پرور انگریزی پیغام کا اُردو ترجمہ شائع ہوا ہے جو حضور نے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ (منعقدہ ۵ تا ۷ جولائی ۱۹۷۹ء) کے موقعہ پر احبابِ انڈونیشیا کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اِس پیغام میں حضور نے فرمایا:-

"آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے اِس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دو تاکہ خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبت کرے۔ اگر خدا تعالےٰ کی محبت آپ کے شاملِ حال ہوگی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ تمام وعدے جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے وہ آپ کو مل جائیں گے۔

مَیں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ لوگوں کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ایمان کو بڑھائے اور بُرائیوں سے محفوظ رکھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور دائمی فضل سے نوازتا رہے۔"

حضور کا یہ پیغام اگرچہ مختصر ہے لیکن اِس قدر جامع اور ہمہ گیر ہے کہ حقیقی اسلام کی پوری روح اس میں سموئی ہوئی ہے۔ اِس کے ایک ایک فقرے نے عظیم اسلامی صداقتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے اور یہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے اور اپنی جامعیت اور افادیت کے لحاظ سے احبابِ انڈونیشیا ہی نہیں بلکہ ساری جماعت کیلئے بے انداز اہمیت کا حامل ہے۔ فی الوقت ہم اس کے پہلے فقرہ میں بیان کردہ عظیم الشان حقیقت پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ فقرہ یہ ہے:-

"آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔"

یہ مختصر سا فقرہ بہت ہی عظیم الشان صداقت پر مشتمل ہے۔ اِس صداقت پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بار بار روشنی ڈال کر اسے اچھی طرح ذہن نشین کرایا ہے۔ وہ صداقت یہ ہے کہ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسّر آتی ہے۔ کوئی شخص اپنے زورِ بازو سے ہدایت نہیں پا سکتا۔ ہدایت اسے ہی نصیب ہوتی ہے جسے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل کے نتیجہ میں ہدایت دینے کا فیصلہ کرے۔ اور جس کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ گمراہی کے اندھیروں میں ہی بھٹکتا رہے وہ بظاہر خواہ کتنا ہی نیک اعمال بجا لانے والا، عالم و فاضل اور عقلمند و دانشور کیوں نہ ہو اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہدایت اور ضلالت کے ضمن میں اِس بنیادی اصل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ (فاطر آیت ۹)

ترجمہ:- اللہ یقیناً جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔

اِس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

مَنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضۡلِلۡہُ ؕ وَ مَنۡ یَّشَاۡ یَجۡعَلۡہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝
(الانعام آیت ۴۰)

ترجمہ:- اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ پر قائم کر دیتا ہے۔

اور پھر اِس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ زیادہ وضاحت اور تفصیل سے بیان کرتے ہوئے

(باقی صـ پر)

عاشقی راہ بھی ہے منزل بھی

دِل کو حاصل ہیں راحتیں کیسی
جلوہ گستر ہیں صُورتیں کیسی

عاشقی راہ بھی ہے منزل بھی
عاشقی سے فراغتیں کیسی

پائے نازک کو دیجئے الزام
راستے کی شکایتیں کیسی

جب سبھی کچھ عیاں ہے چہرے سے
پھر زباں سے وضاحتیں کیسی

دیکھنا۔ کوئی گلعذار نہ ہو
ہیں فضا میں یہ نکہتیں کیسی

اُن کو دیکھا تو یہ ہوا معلوم
آدمی میں ہیں عظمتیں کیسی

ہیں جہاں میں مگر جہاں میں نہیں
جلوتوں میں ہیں خلوتیں کیسی

اُس کی بخشش ہے پائی داماں
وہ نہ بخشے تو عفتیں کیسی

اللہ اللہ جہاں محبّت کا
دُوریوں میں ہیں قربتیں کیسی

ہم کہ راندے ہوئے تھے دُنیا کے
ہم نے دیکھیں کرامتیں کیسی

دیدۂ حق میں کوئی غیر نہیں
آؤ۔ آؤ۔ اجازتیں کیسی

تم مبشر خدا کی بات کرو
ماسوا کی حکایتیں کیسی

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معیارِ تفسیر القرآن

مکرم مرزا محمد افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ کوئٹہ

انسان اپنی ذہنی ارتقائی منازل آہستہ آہستہ طے کرتا رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس نے تمدنی اور معاشرتی زندگی کو اپنایا۔ ان تمام ارتقائی ادوار میں انسان کی فلاح و بہبود اور راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں میں سے کسی کو منتخب فرمانا اور پھر اسے ایسا علم سکھاتا جس سے وہ اپنے علاقہ کے باسیوں کی ہر طرح راہ نمائی کرتا اور یہ سلسلہ چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ انسان ذہنی لحاظ سے ان استعدادوں اور صلاحیتوں کا مالک ہو چکا تھا جو اس عظیم انسان اور عظیم رسولؐ جس کے لئے کائنات معرض وجود میں آئی کے وجود باجود سے وہ کچھ سیکھیں جو انسان کو اس کے معراج تک پہنچاتے۔ اور وہ شریعت نازل ہو جو تا قیامت جملہ انسانی مسائل کے حل سمیٹے ہوئے تھی۔ چنانچہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآنی معارف و حقائق کا ایک بحر بیکراں تھا جو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک سے جاری ہوا اور پھر آج تک اس عظیم کتاب کی ضو فشانی چار دانگ عالم کو بقعۂ نور بنا رہی ہے۔ ہر زمانہ میں اس شجرہ طیبہ نے اپنا پھل دیا اور اس زمانہ کے مسائل کو بیان کیا۔

الغرض قرآن مجید کی تفسیر و تشریح ہوتی رہی اور ہوتی رہے گی مگر حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ ایسے معیار مقرر فرمائے جن کو ایک کسوٹی کی حیثیت حاصل ہے۔ اور آپ نے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کے لئے ان معیاروں کو پیش نظر رکھنا ناگزیر بیان فرمایا۔ گویا کسی آیت کی وہی تفسیر سچی اور صحیح ہوگی۔ جو ان معیاروں پر پوری اترے۔ ان معیاروں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

معیارِ اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اوّل معیار تو تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ ... ہم قرآن مجید کی ایک آیت کے ایک معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔"

(برکات الدعاء ص۱۵)

گویا قرآن مجید اس بات کا مصداق ہے کہ یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا مثلاً سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی دعا مانگنی چاہیئے۔ جیسا کہ فرمایا۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

اب اس میں جس انعام یافتہ گروہ کا ذکر ہے۔ اس گروہ کا ذکر سورہ نساء میں بیان کر کے اس آیت کی خود ہی توضیح فرمادی فرمایا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

یعنی جو لوگ اللہ و رسول کی اطاعت کریں گے۔ تو یہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ جو نبیوں۔ صدیقوں شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے۔ اور یہ بہت اچھے رفیق ہیں۔

تو یہ ایک مثال ہے معیار اوّل کی۔ اسی طرح باقی قرآن مجید کی تفسیر میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

معیارِ دوم

مامور زمانہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"دوسرا معیار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ ... اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد و فلسفیت کی رگ ہوگی۔"

(برکات الدعاء ص۱۵، ۱۶)

اس معیار کے مطابق ہر مفسر قرآن کو تفسیر کرتے ہوئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر کو مدنظر رکھ کر تفسیر کرنا ضروری ہے کیونکہ جو تفہیم اور علم قرآن آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا وہ کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ اس معیار کے ضمن میں بھی ایک مثال پیش کرتا ہوں جس سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔ قرآن مجید میں سورۂ جمعہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ

تو صحابہؓ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ آخرین کون ہوں گے۔ یا اس سے کیا مراد ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ (بخاری)

یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اڑ گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

(تفسیر صغیر سورۃ جمعہ)

تو اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرین والی آیت کی تفسیر فرمادی۔ اب جو مفسر بھی اس آیت کی تفسیر میں آنحضورؐ کی اس بیان فرمودہ تشریح و توضیح کو چھوڑ کر کچھ اور بیان کرے گا تو وہ درست نہیں ہوگی۔ وعلیٰ ھذا القیاس

معیارِ سوم

تفسیر القرآن کے ضمن میں معیار سوم کے متعلق حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے ...... خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔"

(برکات الدعاء ص۱۶)

صحابہ کرامؓ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ میں ان سے راضی ہو گیا اور وہ مجھ سے راضی ہوئے۔ نیز آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ۔

کہ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ جن میں سے کسی کی بھی پیروی ہدایت کا موجب بن سکتی ہے۔

اس نقطہ نگاہ سے مفسر القرآن کو صحابہؓ کی بیان کردہ تفسیر بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر قرآنی آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ ... الخ میں لفظ مُتَوَفِّیْکَ کے متعلق جب ہم صحابہؓ کی تفسیر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو بخاری میں لکھا پاتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ

کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مُتَوَفِّیْکَ کے معنی ہیں میں تجھے وفات دوں گا (یا میں تجھے موت دینے والا ہوں)۔

یا اسی طرح سورۂ توبہ میں جو اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ یعنی دو نیکیوں میں سے ایک کے الفاظ ہیں تو اس کے متعلق بھی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فَتْحًا اَوْ شَھَادَۃً کہ ان نیکیوں سے مراد فتح یا شہادت ہے تو ایسا ہی باقی آیات قرآنی کی تفسیر کے وقت بھی صحابہؓ کی تفسیر کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

معیارِ چہارم

چوتھے معیار کے متعلق حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کی مناسبت ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ) یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں۔ جو پاک دل ہوں۔" (برکات الدعاء)

اس معیار کی رو سے ہر مفسر قرآن کو پہلے اپنے نفس کو مطہر کرنا چاہیئے۔ اور جو مطہر نہیں ہوگا اس کی تفسیر بالرائے ہوگی اور ایسی تفسیر کے متعلق جو بالرائے ہو مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

"ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی۔ جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔ یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی۔ تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔" (برکات الدعاء ص۱۶)

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جو اپنی رائے محض سے تفسیر کرتا ہے۔ تو اس سے غلطی کرنے اور غلط تفسیر کرنے کا ہر وقت امکان ہے۔ خواہ وہ کسی وقت اپنی طرف سے صحیح تفسیر بھی کر لیتا ہے۔

اب اس معیار کے ضمن میں بہت سے اولیاء و محدثین کو بطور استشہاد پیش کیا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنے نفس کو مطہر بنایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآنی معارف و حقائق کا انکشاف فرمایا۔ یہاں میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا مقام اور رتبہ مسلم ہے آپ نے قرآنی آیت خاتم النبیین کے متعلق وضاحت بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ کہ

"حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل .... منافی خاتمیت او نیست"
(مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ پنجم ص۱۴۱)

یعنی خاتم الرسل کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متبعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بطور وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔"

ایسا ہی حضرت محی الدین ابن عربیؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے بھی ختم نبوت کے متعلق ایسا ہی اظہار کیا ہے وغیرہ وغیرہ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی اسرار و رموز کو منکشف فرمایا۔ اور اس زمانہ کے مسائل کا حل انہیں سمجھایا۔

معیار پنجم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے ..... بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔" (برکات الدعاء صفحہ ۱۶، ۱۷)

گویا لغت عرب کو قرآنی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مدنظر رکھیں تو کوئی ایسی بات ذہن میں آجاتی ہے جو اپنے اندر ایک راز اور بھید رکھتی ہے ورنہ حضور فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔ ہاں موجب زیادت بصیرت ہو تو بے شک ہے۔"
(برکات الدعاء ص۱۶)

اس ضمن میں بھی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں متعدد بار لفظ "الدین" استعمال ہوا ہے۔ جب "الدین" کے لفظ کے لئے لغت کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ لغت عرب میں "الدین" کے چودہ معنی بیان کئے ہیں یعنی اطاعت، بدلہ، محاسبہ کرنا، غلبہ، سیرت، تدبیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ تو اس لئے لغت عرب کو بھی تفسیر کرتے ہوئے دیکھنا چاہیئے۔

معیار ششم

حضرت امام الزمان علیہ السلام نے فرمایا:۔

"چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔"
(برکات الدعاء ص۱۶)

اس معیار کی رو سے قرآنی تفسیر کرتے ہوئے انسان کے دوسرے سلسلہ یعنی نظام جسمانی کو مدنظر رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کوئی بات فطرت کے خلاف نہیں کرتا۔ اور اگر کسی آیت کی تفسیر میں ان دونوں سلسلوں میں تضاد ہو تو وہ تفسیر صحیح نہیں ہوگی۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ فرمایا:۔

"قرآن شریف ایک ایسی پُر حکمت کتاب ہے جس نے طب روحانی کے قواعد کلیہ کو یعنی دین کے اصول کو جو در اصل طب روحانی ہے طب جسمانی کے قواعد کلیہ کے ساتھ تطبیق دی ہے .... اور سچی اور کامل تفسیر قرآن شریف کی وہی کر سکتا ہے۔ جو طب جسمانی کے قواعد کلیہ پیش نظر رکھ کر قرآن شریف کے بیان کردہ قواعد میں نظر ڈالتا ہے۔"
(چشمہ معرفت ص۹۴)

اور اس معیار کی مثال قرآن مجید سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ۔ (الطارق) یعنی قسم ہے آسمان کی جس سے مینہ نازل ہوتا ہے اور قسم ہے زمین کی جو پھوٹ کر اناج نکالتی ہے۔ یہ کلام یعنی قرآن شریف حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور بے فائدہ نہیں ...... اس دلیل سے خدا نے ثابت کیا ہے کہ جیسا کہ پانی اور اناج کی ہمیشہ ضرورت ہے ایسا ہی خدا کی کلام اور اس کے تسلی دینے والے معجزات کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ محض گزشتہ قصوں سے تسلی نہیں ہو سکتی۔"
(چشمہ معرفت ص۹۴)

معیار ہفتم

ساتواں اور آخری معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ:۔

"ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے۔ کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے ... اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے۔"
(برکات الدعاء ص۱۸)

گویا ایک مفسر قرآن کو پاکیزگی، تقویٰ اور روحانیت کے اس بلند مقام پر فائز ہونا چاہیئے کہ جہاں خود اس پر وحی و الہام کے ذریعہ قرآنی حقائق و معارف کا انکشاف کرے۔ اور یہ معیار اپنی صداقت و سچائی کے لحاظ سے سب سے اول درجہ پر ہے۔ کیونکہ جس کو خود خدا تعالیٰ سکھائے اس کی تفسیر میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ اور اسی طرح خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً حضرت المصلح الموعودؓ کا وجود جن کو خدا تعالیٰ نے خود معارف قرآنی سکھلائے۔ اور وہ علم قرآن عطا کیا کہ آپ کے مقابلہ میں کسی کو ایسا علم نہیں دیا گیا۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق اپنی وحی سے بتایا کہ قرآن مجید کی کون کون سی آیات سے ان کی وفات ثابت ہے۔ جبکہ باقی امت ان کی حیات کی قائل ہے۔ ایسا ہی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو سورۂ فاتحہ کی تفسیر خود فرشتے نے آکر سکھائی وغیرہ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کو توفّی کے معنوں کا چیلنج دیا۔ جس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

پس یہ وہ سات معیار ہیں جو مامور زمانہ حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرما کر ہم پر احسان عظیم کیا کہ ہم صحیح اور سچی تفسیر کو پہچان سکیں۔ اور دوسری طرف تفسیر کرنے والوں کو ایک کسوٹی دے دی اس پر پرکھو اپنی تفسیر کو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کو سمجھنے اور سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے رحمٰن کی مہربانیوں کا اعتراف اُس کی سپاس گزاری

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان)

قرآن کریم میں ہے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (اعراف آیت) کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بارہا یاد کرو۔ اس سے خدا کی محبت بڑھیگی اور تم فلاح پاجاؤ گے اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ خدا کی محبت کو بڑھاتا اور اسکا شکر گزار بندہ بنا دیتا ہے انسان فطرتاً اپنے محسن سے محبت کرتا ہے اور اس کے احسان کے بدلہ میں نیکی کرنا چاہتا ہے اور اگر یہ مقام نہ ہو تو ہر جگہ اس کی تعریف کرتا ہے۔ اس کے گن گاتا ہے اور یہی اس کی حمد اور شکر گزاری ہے

اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اتنی نعمتیں دے رکھی ہیں کہ وہ ان کو شمار بھی نہیں کر سکتا اور نہ اس کے وہم میں آ سکتی ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ وہ جو کچھ مانگتا ہے دیتا چلا جاتا ہے "وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ" (ابراہیم آیت ۳۵) مگر باوجود ان باتوں کے وہ ناشکرا بن جاتا ہے اور اس کی نظر ان نعمتوں کی طرف نہیں جاتی۔

نعمت صحت

اس کی بے بہا نعمتوں میں سے ایک بے بہا نعمت صحت ہے مثلاً انسان پیدل چل رہا ہوتا ہے اور یہ وہم نہیں گزرتا کہ پیدل چلنا اس کا احسان ہے۔ دل میں خیال آتا ہے کہ اس کے پاس سواری ہوتی تو وہ پیدل چلنے سے بچ جاتا لیکن وہ نہیں سوچتا کہ اگر اس سے چلنے کی طاقت چھین لی جائے تو اس کا کیا حال ہو۔ ایک فالج زدہ شخص کی طرف نظر کرو کہ وہ کس حسرت سے پیدل چلنے والوں کو تکتا ہے کہ کاش! اسے پھر سے ٹانگیں مل جائیں اور وہ پیدل چل سکے۔ وہ اس طاقت کو حاصل کرنے کے لئے کیا کیا جتن کرتا ہے کتنا خرچ کرتا ہے اور کتنی دعائیں مانگتا ہے لیکن اب وہ محروم ہے۔ میرا ایک دوست تھا وہ کسی شدید مرض کی وجہ سے چلنے سے معذور ہو گیا۔ وہ کہتا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے چلنے پھرنے کی طاقت پھر سے دے دے تو وہ زندگی بھر سواری پر نہ چڑھے گا ہمیشہ پیدل ہی چلے گا چاہے کتنی دور ہی کیوں نہ جانا ہو۔ بے خوابی کا مرض لاحق ہو جائے تو جان پر بن جاتی ہے۔ دنیا میں کتنے لوگ ہیں کہ وہ نیند کے لئے جتن کرتے ہیں لیکن ان کو سچی نیند میسر نہیں آتی۔ بھلا ہم میں سے کتنے ہیں کہ نیند کو خدا کی ایک نعمت سمجھ کر اس کا شکر کرتے ہیں۔ گزشتہ موسم سرما میں میں نے آنکھ کے موتیا کا اپریشن کرایا۔ اس میں دو دن اور دو راتیں چت لیٹنا پڑا۔ اس وقت میں کہتا تھا کہ اٹھنا بیٹھنا اور پہلو بدلنا بھی خدا تعالیٰ کی منت ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کے کتنے احسان ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتے اور ہم ان سے صرف نظر کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور وہ ربوبیت کے تقاضے سے ہمیں دے رہا ہے۔ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مفلس کیسے شکر کرے وہ تو تہی دست ہے فرمایا کہ صرف دولت ہی اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ گرم روٹی، ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی چھاؤں بھی خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ان کو یاد کرو تو شکر ادا کرو۔

دوسری بڑی نعمت والدین

پھر دیکھو ماں باپ کتنی بھاری نعمت ہیں اگر انسان غور کرے کہ کسی ہستی کا اس دنیا میں احسان ناقابل فراموش ہے تو وہ والدین ہیں۔ ان کے احسان اتنے ہیں کہ قلب و نظر ان کی مہربانیوں اور محبتوں کے آگے جھک جاتے ہیں اور نا ممکن ہے کہ انسان ان کی شفقت اور محبت کا صلہ دے سکے۔ پیدا ہوا تو ماں نے اپنے کلیجہ کے خون سے اسے پالا۔ باپ نے اس کے سکھ اور آرام کے لئے سامان مہیا کئے۔ ہر لمحہ اس کا فکر اور اس کی نگہداشت۔ پھر جب کچھ بڑا ہوا تو اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام در متواتر کئی برس تک اس دور کی تکمیل۔ جوان ہوا تو روزگار کے وسائل کا انتظام کیا کہ باعزت زندگی گزار سکے۔ پھر شادی بیاہ کر کے اپنی دولت بھی لٹا دی۔ غرض ان جیسا خیر خواہ دنیا میں کہاں ملے گا۔ غائبانہ ان کے لئے دعائیں کرنے والے ان کے دکھ پر اپنا سکھ قربان کرنے والے کہاں ملیں گے ان کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اس بے بہا دولت سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت کو سعادت سمجھو اور ان کے وجود کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ جانو۔ جن کی آنکھیں کھلی ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی جلوہ گری ان دو وجودوں میں دیکھ سکتا ہے لیکن جو بصیرت سے محروم ہو وہ نہ عکس دیکھ سکتا ہے نہ جمال۔

تیسری نعمت۔ نیک اور باوفا بیوی

پھر بیوی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ بندہ کو ایک مونس اور غمگسار مل گیا ہے۔ خاوند کی ہر خدمت کے لئے تیار ہے اور اسی کے لئے ہی جیتی ہے۔ اس کا دکھ اس کے لئے دکھ اور اس کا سکھ اس کے لئے سکھ ہے۔ کبیدہ خاطر دیکھتی ہے تو بے چین ہو جاتی ہے۔ اس کی تسکین کے لئے ہر سامان بہم پہنچاتی ہے۔ اس کی باورچن، دھوبن اور بچوں کو پالنے کے لئے خادمہ ہے اس کا کھانا تیار کرنا اور اس کے کپڑوں کو استری کرنا اور اس کے جوتوں تک کو پالش کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے۔ جب کھانا تیار کر لیتی ہے تو اس وقت تک آپ نہیں کھاتی جب تک کہ اس کا خاوند نہ آجائے چاہے اسے کتنی ہی دیر انتظار کیوں نہ کرنی پڑے۔ تو دیکھو خدا تعالیٰ نے اس کے وجود سے کتنی راحتیں انسان کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ اس کا بدل دنیا میں کہاں مل سکتا ہے۔ سراسر محبت، وفا اور اخلاص کا پیکر۔ مشکل سے مشکل حالات سے گزرنے والی اور اپنے شوہر سے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کرنے والی۔ اس کی غیر حاضری میں عزت، مال اور اولاد کی حفاظت کرنے والی۔ غرض اتنی خوبیاں اور اتنی صفات رکھنے والی ہستی کہاں مل سکتی ہے لیکن وہ لوگ جو اس عظیم نعمت کو رکھتے ہوئے ناشکر گزار ہوں ان کا سلوک اس سے غیر ہمدردانہ اور غیر مہذبانہ ہو تو بتاؤ ایسے لوگ کبھی سچی خوشحالی پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں اس نعمت کی قدر تو ان لوگوں سے پوچھو جن کے ساتھی بچھڑ گئے ہوں اور اولاد خورد سال ہو۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ نہ بیاہ کر سکیں اور نہ پال سکیں۔ غرض جو لوگ اس سنگین ابتلا میں پھنس جاتے ہیں تو وہ خون کے آنسو روتے ہیں نعمت مل کر چھن جائے تو پھر اس کی قدر ہوتی ہے لیکن انسان اکثر ناقدری کرتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھتا ہے۔ خادمہ سمجھتا ہے۔ آپ کو اس کا پالنہار جانتا ہے۔ بدزبانی اور غیر مہذبانہ سلوک کر گزرتا ہے۔ قدر نہیں کرتا۔ بھلا چند ہزار روپے حق مہر اس کی قیمت ہے نہیں بلکہ اس کی قیمت تو اس دنیا سے بھی زیادہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جسے چار چیزیں ملیں، وہ جنت کا حظ اسی دنیا میں اٹھاتا ہے۔ ان چار چیزوں میں سے ایک چیز باوفا اور نیک بیوی ہے۔ درحقیقت یہ جنت کے میووں میں سے ایک میوہ ہے۔ حضرت آدمؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اسے جنت میں رکھا لیکن اس کا دل جنت میں نہ لگتا تھا اداس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حوا کی صورت میں ساتھی دے دیا۔ پھر وہ خوش ہو گیا۔ پھر جب اس سے لغزش ہوئی تو اسے جنت سے نکل جانے کا حکم ہوا تو اس نے کہا۔ کوئی غم نہیں۔ میں تیری دنیا کو اس کے ساتھ مل کر جنت بناؤں گا تو یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک بیوی گھر میں ہو تو وہ گھر جنت سے کم نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب رسالت کے کام سے تھک جاتے تو گھر جا کر حضرت عائشہ سے کہتے اَرِحْنَا یَا عائشہ۔ اسے عائشہ مجھے راحت پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے آرام کے لئے بنایا ہے۔ وہ سراسر مودت اور رحمت ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (روم ۲۲) سچ پوچھو تو اس کے غصہ میں بھی ایک حلاوت ہے۔ مزہ ہے اور پیار ہے۔

چوتھی نعمت۔ نیک اولاد

پھر نیک اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ انسان کے پاس دنیا کی تمام نعمتیں ہوں مگر اولاد نہ ہو تو وہ ہر وقت اپنی قسمت کو کوستا رہتا ہے کہ میں سب سے زیادہ بدنصیب ہوں۔ ادنیٰ ہو کہ اعلیٰ امیر ہو کہ غریب غرض بادشاہ تک اس نعمت کی محرومی کے سبب غمگین رہتے ہیں۔ عورت جو بے اولاد ہو، کتنے جتن کرتی ہے کہ اولاد ہو جائے۔ علاج معالجہ، اپریشن، ٹونے ٹوٹکے بلکہ اسی جد و جہد میں جان تک بھی دے دیتی ہے تو دیکھو یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کا حال ان سے پوچھو جو محروم ہیں یا یہ نعمت مل کر چھن گئی ہے۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔ ان کے رزق کا ذمہ دار تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن اولاد اسے خدمت گزاری کے طور پر مل جاتی ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو جائے تو اس کی خدمت کرے۔ جوانی میں بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتی ہے کہ وہ عبادت کے لئے زیادہ وقت نکال سکے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ"

وہ دیتا چلا جاتا ہے اور اس کی نعمتوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ دنیاوی آقا۔ اگر نوکر میں غفلت یا بے پرواہی دیکھتا ہے تو نان و نفقہ بند کر دیتا ہے لیکن اس محسن ذات نے کبھی ایسا نہیں کیا کوئی اس کا شکر کرے یا نہ کرے۔ فرمانبردار ہو یا بے فرمان۔ اس کی عطا میں کمی نہیں آتی بلکہ ہستی باری کو اور نہ ماننے والوں کے پاس اس کی دنیاوی نعمتیں بے حساب ہیں۔ اب غور کرو کہ اتنے احسان کرنے والا خدا اس بات کا مستحق نہیں کہ انسان کی گردن کم از کم پنج بار اس کے آگے جھک جائے اور کہے کہ ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر
(مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر انسان پر عبادت فرض نہ ہوتی تو پھر بھی اس خدائے محسن کے احسانات کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی گردن ہر وقت اس کے سامنے جھکی رہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزار بندہ کی نعمتوں کو بڑھاتا رہتا ہے اور کبھی ان میں کمی نہیں آتی اور جو کفران نعمت کرنے والے ہیں ان کو آخرت کی زندگی میں عذاب شدید کی وعید بھی اس نے دے رکھی ہے

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور شکر گزار بندوں کے گروہ میں شامل فرمائے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفوس
کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات جو ابھی زیر تکمیل ہے اس کے چندہ کی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ ۳۰۰ والے نام شائع کئے جاتے ہیں اور کندہ کروائے جاتے ہیں۔ ابھی خاصی رقم کی اور ضرورت ہے۔ انفرادی طور پر بہنیں اور لجنات کوشش کریں کہ اس جلسہ سالانہ تک یہ رقم پوری ہو جائے تاکہ پھر ہم کسی اور کام کی طرف توجہ کر سکیں۔ کئی لجنات نے ایک پیسہ چندہ اس مد کا نہیں دیا۔ بہت سی بہنوں نے اس چندہ میں شرکت نہیں کی۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

۱۔ مکرمہ بیگم عصمت قاسم صاحبہ مجوکہ	بھیرہ	۳۰۰۔۰۰
۲۔ " نصرت زمانی صاحبہ اہلیہ ملک نصیر احمد صاحب ساہیوال		۳۰۰۔۰۰
۳۔ " مبارکہ بشارت صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب سرگودھا		۲۰۰۔۰۰
۴۔ مکرم سید قسیم حسین شاہ منجانب دادا سید عنایت حسین شاہ و دادی سیدہ ہدایت النساء صاحبہ مرحومین۔	لاہور	۳۰۰۔۰۰
۵۔ مکرمہ امۃ المجیب منجانب والدہ صاحبہ بسم اللہ سلطانہ صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ		۵۰۔۰۰
۶۔ " ثریا لطیف صاحبہ	کراچی	۳۰۰۔۰۰
۷۔ " بشریٰ محمود صاحبہ	"	۳۰۰۔۰۰
۸۔ " مبارکہ بیگم ملک مبارک صاحبہ منجانب آنحضرت صلعم	"	۱۰۰۔۰۰
۹۔ " ڈاکٹر [illegible] صاحبہ	"	۱۰۰۔۰۰
۱۰۔ بیگم تاثیر صاحبہ	"	۳۰۰۔۰۰
۱۱۔ " امامہ فرحت اہلیہ خلیفہ رضی الدین صاحب دارالصدر جنوبی	ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۱۲۔ " اقبال بیگم منجانب شوہر حافظ عزیز احمد صاحب مرحوم	چنیوٹ	۳۰۰۔۰۰
۱۳۔ " بشریٰ صاحبہ اہلیہ شیخ سمیع اللہ صاحب	فیصل آباد	۱۰۰۰۔۰۰
۱۴۔ " بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۱۵۔ " بشریٰ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۱۶۔ " سلمیٰ قریشی صاحبہ	سرگودھا	۲۰۰۔۰۰
۱۷۔ صفیہ اشرف صاحبہ	"	۱۰۰۔۰۰
۱۸۔ " بشیراں بیگم اہلیہ رانا مبارک احمد صاحب باب الابواب	ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۱۹۔ " سیدہ محمودہ بیگم اہلیہ سید محمد اقبال حسین صاحب منجانب والدین مرحوم و خوشدامنہ مرحومہ سیدہ النساء صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ		۲۰۰۔۰۰
۲۰۔ " اے۔ ایچ قدسیہ صاحبہ	سوئٹزرلینڈ	۳۴۰۔۰۰
۲۱۔ " بیگم ملک سردار خان صاحب	جیکب آباد	۱۰۰۔۰۰
۲۲۔ " امۃ العزیز نذیر صاحبہ	کراچی	۲۰۰۔۰۰
۲۳۔ " صدف مجاہد صاحبہ	"	۲۶۰۔۰۰
۲۴۔ " امۃ الجمیل شوکت صاحبہ	"	۱۰۰۔۰۰
۲۵۔ " امۃ اللہ بیگم صاحبہ		۱۰۰۔۰۰
۲۶۔ " سعیدہ بشریٰ انور اہلیہ سید محمد انور صاحب دارالصدر شمالی	ربوہ	۲۵۰۔۰۰
۲۷۔ " امۃ المجید صاحبہ منجانب سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ عبد السلام صاحب دارالصدر شرقی ۲	ربوہ	۳۰۰۔۰۰
۲۸۔ " امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ		۳۰۰۔۰۰
۲۹۔ " بشریٰ بشیر صاحبہ منجانب حمیدہ بانو خلجی صاحبہ مرحومہ	ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۳۰۔ " امۃ الکریم صاحبہ	" " " "	۱۰۰۔۰۰
۳۱۔ " عطیہ ناصر صاحبہ	" " " "	۱۰۰۔۰۰
۳۲۔ " رضیہ درد صاحبہ	" " " "	۱۰۰۔۰۰
۳۳۔ " سعیدہ حسن صاحبہ	" " " "	۱۰۰۔۰۰

(باقی)

خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔"

(فتح اسلام حاشیہ صفحہ ۲۲ و ۲۳)

دعائے مغفرت

۲۔ ہماری والدہ محترمہ سراج بیگم صاحبہ گلبرگ لاہور ۲/اگست ۱۹۷۹ء کو طویل علالت کے بعد یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی حامل تھیں۔ گھریلو ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا اہتمام کئے رکھا۔ انہیں خاندان میں اولین احمدی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ بیعت کے بعد بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ ثابت قدم رہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا کرے اور خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد مبارک، محمد حنیف، محمد حفیظ، محمد بشارت III لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم بشیر محمد صاحب صراف چنیوٹ ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی محمد صادق خان اور ان کی بیگم عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت خاص دعا فرمادیں۔ میری اہلیہ اور صوبیدار عبد الغنی صاحب کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صوبیدار عبد الرزاق خان مکان نمبر ۹۴ مغربی محلہ کالا گوجراں ضلع جہلم)

۳۔ ہماری خالہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المجید صاحب نیاز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ سے بوجہ بخار و کھانسی بہت بیمار چلی آرہی ہیں۔ تکلیف کی وجہ سے کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر احباب جماعت سے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے ہماری خالہ جان کو جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد قاسم)

قائدین اضلاع و مجالس! فارم تشخیص بجٹ، فارم تجنید، فارم انتخاب، مجالس کو ارسال کر دیئے گئے ہیں فوری طور پر پُر کروا کے واپس ارسال فرمائیں۔
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

فرماتا ہے:-

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۶)

ترجمہ:- اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اس کا سینہ نہایت تنگ کر دیتا ہے اور اسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ (بدقت) بلندی کی طرف چڑھ رہا ہے اور اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب نازل کرتا ہے۔

ان تین آیات سے جو ہم نے اس مضمون کی بہت سی آیات میں سے بطور نمونہ یہاں درج کی ہیں یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہدایت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اُسی کی طرف سے ملتی ہے اور گمراہ وہی رہتا ہے جسے خدا تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے میں وہ ظلم ہرگز نہیں کرتا۔ اُس نے متعدد آیات میں اس امر کو واضح کیا ہے کہ گمراہی میں وہ انہی لوگوں کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کرتا ہے جو ظلم کا طریق اختیار کرتے ہیں یا جو اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں یا جو اطاعت سے باہر ہو جاتے ہیں یا جو حد سے بڑھے ہوئے اور پرلے درجہ کے جھوٹے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اُس نے واضح فرمایا ہے کہ ہدایت کا ملنا نیک اعمال پر بھی منحصر نہیں ہوتا کیونکہ ریاء، خود پسندی اور عجب و پندار کے نتیجہ میں اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہدایت اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے۔ وہ اخلاص، حقیقی نیکی کی طرف میلان اور تڑپ جس دل میں دیکھتا ہے اسے ہی اپنے فضل کا مورد بناتا اور ہدایت عطا کرتا ہے۔ اسی لئے جنتیوں کے متعلق آتا ہے کہ وہ کہیں گے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ (الاعراف آیت ۴۴)

ترجمہ:- سب تعریف کا مستحق اللہ ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے۔

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انڈونیشی احباب کے نام اپنے پُر معارف پیغام میں یہ فرما کر کہ آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی پوری جماعت کو بہت عظیم قرآنی صداقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کو اپنے اصحاب کے ذہن نشین کرایا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"تم پر یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے تمہیں یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی۔ اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اور لوگ پردوں میں ہیں اور گالیاں دیتے ہیں تم بھی اُن میں ہی ہوتے۔ جس چیز نے تم کو کھینچا ہے وہ محض خدا کا فضل ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۱)

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے یہ امر دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا عظیم الشان احسان ہے کہ اُس نے ہمیں حضرت مہدی علیہ السلام کو شناخت اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے دروازے ہمارے لئے کھول دئے۔ اگر وہ یہ فضل اور یہ احسان ہم پر نہ فرماتا تو آج ہم نافرمانی اور معصیت کی جس ڈگر پر گامزن ہوتے اور خود ساختہ دین کے نام پر جس قسم کے عمل و کردار کا مظاہرہ کر رہے ہوتے اور دُنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن رہے ہوتے اُس تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور احسان کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے دل حمد اور شکر کے جذبات سے ہمیشہ لبریز رہیں اور ہماری زبانیں محسنِ حقیقی کے ذکر سے ہمیشہ تر اور ہماری زندگیاں خدمت و اشاعتِ اسلام کے لئے سدا وقف رہیں اور ہم اپنی زبانوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کی اس قدر حمد اور شکر بجا لائیں کہ آسمانوں پر خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتے بھی عش عش کر اُٹھیں۔

اے خدا! تو محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا کر تا نزول فضل و رحمت کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو اور وہ بارانِ رحمت کے مسلسل برسنے والے قطروں کی طرح ہمیشہ جاری رہے۔ آمین

ناصرات کی عہدیداران متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچیوں کی دینی اور علمی معلومات کے لئے "رسول اللہ ﷺ کی باتیں" اور "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" دو کتابچے شائع کئے ہیں۔ اوّل الذکر جناب میر محمود احمد ناصر صاحب کی تالیف ہے اور مؤخر الذکر بھی علمائے کرام کے ایک بورڈ نے ترتیب دیا ہے۔ دونوں کتابچے ان تمام ابتدائی دینی معلومات سے پُر ہیں جن کی نوعمر بچے بچیوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ان دونوں کا مطالعہ ازبس ضروری ہے اس لئے آئندہ سال یعنی اکتوبر ۱۹۷۹ء سے معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں ناصرات کے نصاب میں شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ ناصرات کی سیکرٹریان اپنی ضرورت کے مطابق یہ کتابچے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوالیں یا ابھی سے سالانہ اجتماع پر لینے کے واسطے آرڈر بک کروالیں مبادا کتابیں ختم ہو جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ہماری زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتۂ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچے اور عورت کو دُنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جیتنا ہے"

اس ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی (مرد و زن) پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تحریکِ جدید کے ہر قسم کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کہ یہ امر ہماری زندگی کے مقاصد میں سے ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار ایک طویل عرصہ سے بیماری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو چکا ہے احبابِ جماعت اور قارئینِ الفضل سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفایابی بخشے اور صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد حسین گھٹیالوی فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرماویں۔ سالانہ چندہ صرف بارہ روپے ۱۲/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر سیّد انصر احمد انتقال کر گئے۔ اِنّا للّٰہ وَاِنّا اِلیہ راجعون

ربوہ ۔ ۲۹ راگست ۔ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ میجر سید انصر احمد آج صبح ساڑھے تین بجے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے ۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم کی عمر ساڑھے اٹھائیس سال تھی ۔ وہ ۳۰ ر جولائی ۱۹۷۹ء کو لاہور میں طیارہ کریش ہو جانے سے شدید زخمی ہو گئے تھے ۔

مرحوم کا جسدِ خاکی آج دن کے قریباً پونے ایک بجے آرمی ایوی ایشن کے ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے ربوہ لایا گیا ۔ مرحوم کی میت ایک تابوت میں رکھی تھی جو کہ قومی پرچم میں لپٹا ہوا تھا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز ظہر قریباً پونے دو بجے مسجد مبارک کے مشرقی جانب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد جنازہ قبرستان عام لے جایا گیا جہاں مرحوم کو تین بجے کے قریب قطعہ شہداء میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ مرحوم کو فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کرنے کے لئے کیپٹن باصر کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ سرگودھا سے ربوہ آیا تھا ۔ اس کے علاوہ لاہور ، راولپنڈی ، سرگودھا اور رسالپور سے بیس کے قریب فوجی افسران مرحوم کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے ان میں آرمی ایوی ایشن ، آرٹلری اور اے ایم سی کے افسران شامل تھے ۔ قطعہ شہداء میں تدفین کے بعد نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کروائی ۔

اس سے قبل جب جنازہ قبرستان پہنچا تو مسلح افواج کے ایک دستے نے جو کہ قریباً ۲۰ جوانوں پر مشتمل تھا ہوائی فائر کر کے فوجی اعزاز کے طور پر سلامی دی ۔ اسی طرح جب تدفین مکمل ہو گئی تو دوبارہ ہوائی فائر کر کے سلامی دی گئی ۔

میجر انصر مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کرنے کے لئے مرحوم کے خسر مکرم محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا کے گھر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا تشریف لائیں اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کیا ۔ اس کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو خواتین تشریف لائیں ان میں صدر لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے علاوہ متعدد دیگر خواتین شامل تھیں ۔

مرحوم کے جسدِ خاکی کے ہمراہ آرمی ایوی ایشن کے میجر نسیم ہیلی کاپٹر میں لاہور سے آئے تھے ۔ تمام فوجی افسران اور جوانوں نے مرحوم کی وفات پر سوگ کا اظہار کرنے کے لئے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں ۔ جب مرحوم کے جنازہ کا جلوس فیصل آباد سرگودھا روڈ پر پہنچا تو ہجوم کی وجہ سے دونوں طرف سے آنے والی ٹریفک رک گئی ۔

مرحوم میجر انصر احمد آرمی ایوی ایشن میں کمپنی سارجنٹ میجر تھے ۔ وہ مکرم کیپٹن سید محمد اکمل صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور مبلغ انڈونیشیا مکرم محمد ادریس صاحب کے داماد تھے ۔ انہوں نے ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ فوج میں کمیشن لیا ۔ ان کے دوست کیپٹن شاہین نے بتایا کہ وہ بڑے ذہین اور ملنسار تھے ۔ فوج کے اکثر محکمانہ امتحانات میں اوّل آیا کرتے تھے اور ان کی کارکردگی نہایت غیر معمولی ہوا کرتی تھی ۔

مرحوم کی شادی گزشتہ سال ۱۲ ر نومبر کو ہوئی تھی اور ۱۳ ر اگست ۱۹۷۹ء کو ان کے ہاں ایک بچی تولد ہوئی جس کا نام ماہ رُخ رکھا گیا ہے ۔ مرحوم کو اپنی بچی کی پیدائش کی خبر بھی نہیں کی گئی کیونکہ وہ حادثے کے بعد سے قریباً نیم بیہوش رہے ۔ آخری ایام میں خون کی سخت کمی کی وجہ سے ان کو قریباً چالیس بوتل خون دیا گیا ۔ مگر قریباً ایک ماہ زیر علاج رہنے کے بعد آج صبح دارِ فانی سے کوچ کر گئے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میجر انصر احمد مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور دوسرے اعزّہ کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ؛

درخواست دعا

مکرم چوہدری صفدر علی صاحب ڈپٹی جنرل مینیجر سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن ۱۷ راگست سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں ۔ ان کی حالت خراب ہو رہی ہے اور بہتری کے آثار کم ہو رہے ہیں ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ؛

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں !

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ ۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ ۔ لاہور پر تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۴۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰ ۔ ۴۱

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

روزنامہ الفضل کی قیمت میں اضافہ

الفضل کے جملہ خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ڈاک خرچ کی شرح میں اضافہ ہو جانے اور دوسرے اخراجات بھی بڑھ جانے کی وجہ سے مجبوراً اخبار الفضل کی قیمت میں درج ذیل اضافہ یکم ستمبر ۱۹۷۹ء سے کیا گیا ہے :-

سالانہ چندہ	۹۰ ۔۔ ۰۰
ششماہی	۴۶ ۔۔ ۰۰
سہ ماہی	۲۴ ۔۔ ۰۰
سالانہ چندہ خطبہ نمبر	۲۵ ۔۔ ۰۰

فی پرچہ ۴۰ پیسے کی بجائے ۴۵ پیسے ۔

امید ہے کہ احباب پہلے کی طرح تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے ۔ (مینیجر الفضل)

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ ، مکان ، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

۱۰۳ سی ، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون ۔ ۵۴۰۸۶۶ ، ۵۴۱۸۲۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴